# شذرات

## ①

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور درود و سلام پہنچے اس کے رسول ہمارے آقا محمد خاتم النبیین کو، اور آپ کے تمام صحابہ کو۔ اس کے بعد خدائے کریم کی رحمت کا یہ محتاج احمد المدعو بہ ولی اللہ بن عبدالرحیم، اللہ تعالیٰ ان دونوں پر احسان کرے، کہتا ہے کہ میں گواہ بناتا ہوں اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں، جنوں اور انسانوں میں سے جو بھی حاضر ہیں ان کو، کہ میں خلوص دل سے اس پر اعتقاد رکھتا ہوں۔

اس عالم کا ایک صانع ہے، جو قدیم ہے، زندہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اپنے وجود میں واجب ہے اور اس کا عدم ممتنع ہے۔ وہ بڑا برتر کمال کی تمام صفات سے متصف اور نقص و زوال کی سب علامتوں سے پاک ہے وہ ساری مخلوقات کا خالق، تمام معلومات کا عالم، سب ممکنات پر قدرت رکھنے والا اور تمام کائنات کے لیے ارادہ کرنے والا ہے۔ وہ زندہ ہے، سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے۔ نہ اس کے کوئی مشابہ ہے، نہ کوئی اس کے مقابلے کا، نہ کوئی اس کی ضد اور اس جیسا ہے اور نہ کوئی وجود میں واجب ہونے، عبادت کا مستحق ہونے اور خلق اور تدبیر میں اس کا شریک ہے۔

عبادت یعنی آخری حد کی تنظیم کا اس کے سوا کوئی مستحق نہیں، اس کے سوا نہ کوئی مریض کو شفا دیتا ہے نہ کوئی رزق دیتا ہے اور نہ تکلیف دور کرتا ہے۔ اور یہ اس معنی میں کہ جب کسی چیز کو کہتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہو جاتی ہے، نہ کہ ظاہری و عادی سبب کے معنی میں، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ طبیب نے مریض

کو شفا دی اور امیر نے فوج کو رزق دیا ۔ چنانچہ یہ اس سے ایک الگ چیز ہے، اگرچہ دونوں کے الفاظ ایک سے ہیں۔ نہ اس کا کوئی مددگار ہے نہ وہ کسی اور میں حلول کرتا ہے اور نہ وہ کسی اور سے متحد ہوتا ہے ۔ صفات میں حدوث وزوال ہے ، البتہ حدوث وزوال اس تعلق میں ہے ، جو صفات اور ان سے متعلقات میں ہے ، جس سے کہ افعال کا ظہور ہوتا ہے ، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تعلق بھی حادث نہیں ۔ حادث وہ متعلقات ہیں، چنانچہ متعلقات میں تفاوت سے تعلق کے احکام میں تفاوت رونما ہوتا ہے۔

وہ ہر جہت سے حدوث و تجدد سے پاک ہے ، نہ وہ جوہر ہے ، نہ عرض اور نہ جسم ۔ وہ کسی مکان میں نہیں اور نہ کسی جہت میں ، اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ یہاں ہے یا وہاں ، نہ اس کی طرف حرکت ، نقل و انتقال، اس کی ذات وصفات میں تغیر و تبدل اور جہل وکذب منسوب کرنا صحیح ہے۔ وہ عرش کے اوپر ہے ۔(۱) جیساکہ خود اس نے اپنے بارے میں بیان کیا ہے ، اس کا عرش کے اوپر ہونا کسی مکان یا کسی جہت میں ہونے کے معنی میں نہیں ، اس کے عرش کے اوپر ہونے یا عرش پر استوی کی حقیقت وکنہ یا تو خود اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا وہ راسخین فی العلم ، جنہیں اس نے اپنے پاس سے علم عطا کیا ہے۔

قیامت کے دن دو اعتبار سے مومنین اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے : ایک یہ کہ وہ ان پر یوں پوری طرح منکشف ہو کہ یہ انکشاف اس کو عقلی طور پر تصدیق کرنے سے زیادہ ہو۔ گویا کہ انہوں نے اسے آنکھ سے دیکھ لیا ۔ لیکن اس کا یہ دیکھنا اس طرح نہیں ، کہ وہ برابر میں ہے یا سامنے ہے یا کسی جہت میں ہے ، یا اس کا کوئی رنگ یا شکل ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی اس طرح رؤیت کے معتزلہ اور دوسرے بھی قائل ہیں اور یہ حق ہے ۔ البتہ ان کی غلطی یہ ہے کہ اس اعتبار سے جو رؤیت ہوگی وہ اس کی تاویل کرتے ہیں ۔ یا رؤیت باری تعالیٰ

کو وہ صرف اس معنی میں حصر کر دیتے ہیں۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مومنین دوسرے اعتبار سے یوں دیکھیں گے کہ وہ ان کے سامنے بہت سی صورتوں میں متمثل ہوگا۔ جیسا کہ سنت میں مذکور ہے، پس وہ اسے اپنی آنکھوں سے مختلف شکلوں اور رنگوں میں اور اپنے روبرو یوں دیکھیں گے، جس طرح حالت خواب میں ہوتا ہے۔ اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے، جس میں آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔ غرض مومنین دوسری دنیا میں اللہ کو بالمشافہ دیکھیں گے، جب کہ وہ اس دنیا میں اسے خواب میں بھی نہیں دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ کی رؤیت کے یہ دو اعتبارات ہیں، جنہیں ہم سمجھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اگر اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک ان کے سوا کوئی اور رؤیت ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو مراد ہو، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اگرچہ ہم اس کی حقیقت سے بعینہ واقف نہیں۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے، ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ ہرگز نہیں ہوگا۔ جہاں تک کفر اور گناہوں کا تعلق ہے تو وہ اس کی تخلیق ہیں اور اس کے ارادے سے ہیں لیکن وہ ان سے راضی نہیں۔ وہ بے نیاز ہے اور نہ اپنی ذات میں اور نہ اپنی صفات میں کسی چیز کا محتاج ہے۔ اس پر کوئی حاکم نہیں اور نہ کسی غیر کی طرف سے اس پر کوئی چیز واجب ہوتی ہے، ہاں وہ ایک چیز کا وعدہ کرتا ہے اور پھر اس وعدے کو پورا کرتا ہے، جیسے کہ وارد ہوا ہے اور اللہ جو وعدہ کرتا ہے تو یہ وعدہ اللہ کی ضمانت ہو جاتا ہے۔